

احمد آباد متفرق صنعتی مزدوروں کی یونین

بنام

احمد آباد الیکٹرک کمپنی لمیٹڈ

(کے این وانچو اور کے سی داس گپتا، جسٹسز)

بوس۔ بجلی کمپنی کی طرف سے قابل ادائیگی۔ قدر میں کمی۔ حساب کا طریقہ۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ (11 آف 1922)، رولز۔ شیڈول 7۔ بجلی (سپلائی) ایکٹ 1948 (54 آف 1948)۔

مدعا علیہ، جو ایک بجلی کمپنی ہے، نے درخواست گزار کے بوس کے طور پر تین ماہ پانچ ماہ کی تنخواہ کے دعوے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ اگر لیبر اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعہ تیار کردہ فل پنچ فارمولے پر حساب لگایا گیا تھا اور اس عدالت نے ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ میں منظور کیا تھا۔ اس کے کارکن، (1959) ایس سی آر 925، بوس کی ادائیگی کے لئے کوئی سرپلس دستیاب نہیں ہوگا۔ فیصلہ کے لئے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا قدر میں کمی کا حساب انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق کیا جانا چاہئے یا بجلی (سپلائی) ایکٹ، 1948 کے ساتویں شیڈول کی دفعات کے مطابق۔

انہوں نے کہا کہ بجلی (سپلائی) ایکٹ، 1948 کے ساتویں شیڈول کی دفعات کو ترجیح دیتے ہوئے فل پنچ فارمولے کے تحت گراؤٹ کا تخمینہ لگانے میں انکم ٹیکس قوانین کا اطلاق کیا جانا چاہئے، یہاں تک کہ بجلی کمپنیوں کے معاملات میں بھی۔

یوپی الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ان کے مزدور، (1955) (2) ایل ایل جے 431، شری
 میناکشی ملز لمیٹڈ بمقابلہ ورکمن، (1958) ایس سی آر 878 اور ٹیو بی ٹوٹی کورن الیکٹرک سپلائی کمپنی اس کے
 ورکمن، (1960) 3 ایس سی آر 68 پر غور کیا گیا۔

مل مالکان ایسوسی ایشن بمقابلہ راشٹریہ مل مزدور سنگ، بمبئی، (1950) 2 ایل ایل جے 1247
 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 479 آف 1960۔

13 اگست، 1959 کو انڈسٹریل کورٹ بمبئی کی جانب سے 1957 کے ریفرنس نمبر 159 میں
 دیے گئے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے سی ٹی دارو، ای ادے رتم اور ایس ایس شکلا شامل ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے ڈی و ملال، جے بی داداچن جی، رویندر نارائن اور اوسی ماتھر شامل ہیں۔

28 جولائی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وانچو: یہ ایک صنعتی معاملے میں خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔ درخواست گزار احمد آباد متفرق
 انڈسٹریل ورکرز یونین ہے، اور جو تنازعہ صنعتی عدالت بمبئی کے سامنے فیصلے کے لئے گیا تھا وہ ستمبر 1956 کو
 ختم ہونے والے سال کے بونس سے متعلق تھا۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ تین مہینے کی تنخواہ مدعا علیہ کو بونس
 کے طور پر دی جانی چاہیے، جو احمد آباد الیکٹریٹی کمپنی لمیٹڈ ہے۔ مدعا علیہ کی دلیل یہ تھی کہ اگر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل
 کی جانب سے تیار کردہ فل پنچ فارمولے کے مطابق حساب لگایا جائے اور ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ میں اس کی
 منظوری دی جائے تو ایسا کوئی سرپلس دستیاب نہیں ہوگا جس سے کوئی بونس دیا جاسکے۔ صنعتی عدالت نے مدعا
 علیہ کی دلیل کو قبول کیا اور اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ صنعتی عدالت میں بنیادی تنازعہ تین نکات پر

مرکوز تھا۔

(1) کیا قدر میں کمی کا حساب انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق کیا جانا چاہئے یا 1948 کے بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول نمبر ایل آئی وی میں شامل دفعات کے مطابق۔

(2) کیا بجلی (سپلائی) ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہنگامی ریزرو کے لئے پیشگی چارج کے طور پر کسی کٹوتی کی اجازت دی جانی چاہئے۔ اور

(3) کیا انکم ٹیکس کی وجہ سے کسی کٹوتی کی اجازت دی جانی چاہئے۔

انڈسٹریل کورٹ نے تینوں نکات پر اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ سنایا اور پایا کہ کوئی دستیاب سرپلس نہیں تھا جس سے کوئی بونس دیا جاسکے۔ لہذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

فریقین کے درمیان اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق گراؤٹ کا حساب لگایا جاتا ہے تو کوئی دستیاب سرپلس نہیں ہوگا، جس سے بونس دیا جاسکتا ہے۔ لہذا اس اپیل میں بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا گراؤٹ کا حساب انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق لگایا جانا چاہیے یا بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کے مطابق۔ اگر اس سوال کا فیصلہ اپیل کنندہ کے خلاف کیا جاتا ہے، تو دیگر دو نکات کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہوگا جن پر فریقین صنعتی عدالت میں اختلافات رکھتے تھے۔

بجلی کمپنیوں کے معاملے میں کس قدر کمی کی اجازت دی جانی چاہیے، یہ معاملہ 15-55 میں اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے زیر غور آیا۔ ان کے مزدوروں اور اس کے سامنے یہ زور دیا گیا تھا کہ بجلی کمپنیوں کی قدر میں کمی کے معاملے میں بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول میں بیان کردہ طریقے سے کٹوتی کی جائے۔ اپیلٹ ٹریبونل نے نشاندہی کی کہ طویل مدت میں دونوں طریقوں کے اطلاق کا نتیجہ ایک ہی ہوگا۔ لیکن اس نے انکم ٹیکس کی قدر میں کمی کو پیشگی چارج کے طور پر دینے کو ترجیح دی کیونکہ یہ بل بیچ فارمولے کے مطابق تھا اور اس سے نئے مسائل پیدا ہونے کا امکان نہیں تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کے بعد سے، جیسا کہ صنعتی عدالت نے نشاندہی کی ہے، مختلف صنعتی ٹریبونلز بجلی کمپنیوں کے معاملے میں بھی بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کے

مطابق نہیں بلکہ انکم ٹیکس کی شرحوں کے مطابق قدر میں کمی کی اجازت دے رہے ہیں۔ یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی کا معاملہ اس عدالت کے سامنے شری مینا کشی ملز لمیٹڈ بمقابلہ شری مینا کشی ملز لمیٹڈ میں غور کے لئے آیا۔ ان کے کارکن اور منظور شدہ تھے۔ اس کے بعد عدالت نے اپیلٹ ٹریبونل کے فیصلے کو منظور کیا جس میں فل پنچ فارمولے کے مقاصد کے لئے قدر میں کمی کا تخمینہ لگانے میں ابتدائی اور اضافی گراؤٹ کی اجازت نہیں دی گئی تھی لیکن اس بات کو قبول کیا گیا تھا کہ انکم ٹیکس کی شرحوں کے مطابق گراؤٹ میں بھڑتی کی جانی چاہئے۔ یہ سچ ہے کہ مینا کشی مل کا معاملہ بجلی کمپنی سے متعلق نہیں تھا اور اس عدالت کے پاس اس نکتے پر براہ راست غور کرنے کا موقع نہیں تھا۔ اس کے باوجود، اس عدالت نے یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے کیس میں گراؤٹ کے حوالے سے فیصلے کو منظور کیا اور اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو سکتا تھا کہ اپیلٹ ٹریبونل نے بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کی دفعات کو ترجیح دیتے ہوئے بجلی کمپنیوں کو قدر میں کمی کے مقاصد کے لئے انکم ٹیکس قوانین کا اطلاق کیا تھا۔

اس کے علاوہ ٹیویٹی توتی کورن الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ اس کے مزدور، اس عدالت نے بجلی کمپنی کے معاملے کو براہ راست نمٹایا۔ اس کے بعد اسے وی پی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے معاملے پر دوبارہ غور کرنے کا موقع ملا اور نشاندہی کی کہ اس کیس نے قانون کے دو سوالوں کا فیصلہ کیا۔ پہلا معاملہ بجلی کمپنیوں پر فل پنچ فارمولے کے اطلاق کے حوالے سے تھا اور دوسرا فل پنچ فارمولے کے تحت قانونی قدر میں کمی کی حد کے حوالے سے تھا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ دوسرے نکتے پر جس کے ذریعے ابتدائی اور اضافی قدر میں کمی کو چھوڑ کر بجلی کمپنیوں کو قدر میں کمی کے مقاصد کے لئے انکم ٹیکس قوانین لاگو کیے گئے تھے، اس فیصلے کو مینا کشی مل کے معاملے (3) میں اس عدالت نے منظور کیا تھا۔ یہ ایک بار پھر سچ ہے کہ ٹیلی کورن الیکٹرک سپلائی کمپنی کے معاملے میں یہ سوال براہ راست نہیں اٹھایا گیا تھا کہ آیا انکم ٹیکس قوانین کے مطابق یا بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کے تحت فل پنچ فارمولے کے مقاصد کے لئے قدر میں کمی کی اجازت دی جانی چاہئے۔ لیکن حقیقت میں یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے معاملے میں فیصلہ منظور کیا گیا جہاں اپیلٹ ٹریبونل نے بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کی دفعات کو ترجیح دیتے ہوئے تخفیف انکم ٹیکس قوانین کا اطلاق کیا تھا۔ ان حالات میں ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اپیل گزار کے لیے یہ سوال اٹھانا کھلا نہیں ہے کہ بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کی دفعات کا اطلاق فل پنچ فارمولے پر کام کرتے ہوئے انکم ٹیکس کی شرحوں کی ترجیحات میں کمی کا تخمینہ لگانے کے مقاصد کے لیے کیا جانا چاہیے۔

لیکن، یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ سوال اب بھی کھلا ہے کیونکہ یہ اس عدالت میں کبھی براہ راست نہیں اٹھایا گیا تھا اور خاص طور پر فیصلہ نہیں کیا گیا تھا، ہماری رائے ہے کہ بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کی دفعات کو ترجیح دیتے ہوئے فل پنچ فارمولے کے تحت گراؤٹ پر کام کرنے میں انکم ٹیکس قواعد کا اطلاق کیا جانا چاہئے۔ ٹینیسیلی توتی کورن الیکٹرک سپلائی کمپنی کے معاملے میں اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ سیکشن 57 اور ایکٹ کے چھٹے اور ساتویں شیڈول میں شامل بجلی (سپلائی) ایکٹ کی دفعات ایک خاص مقصد کے لئے تھیں، یعنی بجلی کی فراہمی کے لئے صارفین سے وصول کیے جانے والے چارجز کو کام کرنا۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ بجلی (سپلائی) ایکٹ کی دفعات اور اس کے شیڈول ایکٹ کے تحت آنے والے شعبے میں کام کرنے کے لئے ہیں اور صنعتی فیصلے کے اصول مکمل طور پر مختلف ہیں اور صنعتی میدان میں ان پر اپنے طریقے سے کام کرنا ہوگا۔ لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فل پنچ کے فارمولے کے مطابق دستیاب سرپلس پر کام کرتے وقت بجلی کمپنیوں کے معاملے میں بھی اسی اصول کا اطلاق ہونا چاہیے جو دیگر تمام صنعتی اداروں کے معاملے میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اپیلٹ ٹریبونل نے نشاندہی کی، طویل مدت میں نتائج ایک جیسے ہوں گے، اگرچہ کچھ سالوں میں فرق ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ۱۹۵۰ میں جب یہ فارمولہ تیار کیا گیا تھا (دیکھیے مٹ اونرز ایسوسی ایشن ور سیزدی راشٹریہ مل مزدور سنگھ بمبئی) جس قدر میں کمی کی اجازت دی گئی تھی، اس کی اجازت انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قواعد میں دی گئی تھی۔ اپیلٹ ٹریبونل نے وی پی الیکٹرک سپلائی کمپارٹ کے کیس (3) میں اس کی نشاندہی کی اور کہا کہ فل پنچ فارمولے نے انکم ٹیکس کی شرحوں کے مطابق قدر میں کمی کی اجازت دی۔ لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ صنعتی تعلقات کے شعبے میں جس کے سلسلے میں فل پنچ فارمولہ تیار کیا گیا تھا، یہ مناسب ہے کہ اس فارمولے پر کام کیا جائے کیونکہ یہ بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول میں شامل دفعات کو اس میں شامل کیے بغیر تیار کیا گیا تھا۔ یہ تمام صنعتی خدشات میں یکسانیت کے لئے کام کرے گا۔ اور جیسا کہ ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنیز 1 کیس میں نشاندہی کی گئی ہے "اس فارمولے نے مجموعی طور پر ملک بھر میں بڑی تعداد میں صنعتوں میں کافی اطمینان بخش کام کیا تھا، اور بونس کے دعوے کا فیصلہ ٹریبونلز کو اس فارمولے کی بنیاد پر اس پر نظر ثانی کرنے کی کوشش کیے بغیر کرنا چاہئے"۔ اگر بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کی دفعات، جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے، کو ایک خاص مقصد کے لیے تیار کیا گیا تھا، تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بجلی کمپنیاں دیگر صنعتی خدشات کے مقابلے میں اکیلے ہی ایک گروپ میں کھڑی ہو جائیں گی، اور بونس کے معاملے میں اس فارمولے نے جو یکسانیت حاصل کی تھی وہ ختم ہو جائے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسی طرح کے حالات میں بجلی کمپنیوں کو بونس ادا کرنا پڑ سکتا ہے جبکہ دیگر صنعتی خدشات جن پر انکم ٹیکس کی شرحوں میں کمی کا اطلاق کیا جائے

گا انہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ مطلوب نہیں ہے، خاص طور پر جب ہمیں یاد ہے کہ بجلی کمپنیاں پبلک یوٹیلٹی کمپنیاں ہیں۔

ایک اور وجہ یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ بجلی کمپنیوں کے معاملے میں فل پنچ فارمولے کے مقاصد کے لئے انکم ٹیکس کی قدر میں کمی کی شرحوں کا اطلاق کیا جانا چاہئے کیونکہ انکم ٹیکس کی شرحیں گراؤ فنڈ کی تیزی سے تعمیر کا باعث بنتی ہیں۔ ہمارے ذہن میں بجلی فراہم کرنے والی پبلک یوٹیلٹی کمپنیوں کے معاملے میں یہ سب اچھا ہے تاکہ وہ غیر متوقع مشکلات کی صورت میں اپنے پاس فنڈز رکھنے کی پوزیشن میں ہوں جس کے نتیجے میں بجلی (سپلائی) ایکٹ کے ساتویں شیڈول کے تحت فراہم کردہ پلانٹ اور مشینری کو پہلے تبدیل کرنے کی ضرورت ہو۔

ایک اور وجہ ہے جو ہمیں یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے معاملے میں اپیلٹ ٹریبونل کے نقطہ نظر کی منظوری دینے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کیس نے 1955 میں قانون کو حل کیا اور اس کے بعد سے پورے ملک میں اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ ہمیں اس فیصلے میں خلل نہیں ڈالنا چاہئے، جب تک کہ ایسا کرنے کی اچھی وجوہات نہ ہوں اور کوئی لاس نہ دکھایا جائے۔ اگر کچھ بھی ہو تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ اس فیصلے میں خلل ڈالنے کا وقت نہیں ہے جس پر گزشتہ چھ سالوں سے ملک بھر میں عمل کیا جا رہا ہے، کیونکہ بونس کا سارا سوال ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن کے حوالے کیا جا رہا ہے جو اس معاملے کو نئے سرے سے دیکھے گا اور لازمی طور پر فل پنچ فارمولے پر نظر ثانی کے سوال پر غور کرے گا۔ جیسا کہ اس عدالت نے ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی کے معاملے میں نشانہ ہی کی فل پنچ فارمولے پر نظر ثانی کے سوال سے پیدا ہونے والا مسئلہ اس نوعیت کا ہے کہ اس پر صرف ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن ہی غور کر سکتا ہے۔ اب ایسا کیا جا رہا ہے اور ہمیں ان حالات میں ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اس سوال پر یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے کیس (جے) میں اپیلٹ ٹریبونل کے فیصلے میں خلل نہیں ڈالنا چاہیے۔

لہذا صنعتی عدالت نے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت مقرر کردہ نرخوں کے مطابق قدر میں کمی کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی نشانہ ہی کر چکے ہیں، اگر ایسا کیا جاتا ہے، تو اس معاملے میں کوئی دستیاب سرپلس نہیں ہوگا، جس سے بونس دیا جاسکتا ہے۔ ان حالات میں ہم ہنگامی ریزرو اور انکم

ٹیکس سے متعلق دیگر دونکات کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے، جو صنعتی عدالت کے سامنے اٹھائے گئے تھے۔
اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس کے ذریعے خارج کردی جاتی ہے۔ ان حالات میں ہم اخراجات کے بارے
میں کوئی حکم جاری نہیں کرتے ہیں۔

اپیل خارج کردی گئی،